

The Context of the Prophet's Biography (Seerah) in the Exegetical Sources of Abdullah ibn Abbas (RA)

عبداللہ بن عباسؓ کے تفسیری مصادر میں سیرت کا تناظر

Prof. Dr. Matloob Ahmad¹, Dr. Anum Hamid² Dr. Wajid Ali³

¹Dean, Faculty of Arts & Social Sciences, The University of Faisalabad, Faisalabad, Pakistan dean.is@tuf.edu.pk

²Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The University of Faisalabad, Faisalabad, Pakistan (Corresponding Author) amumhameed0786@gmail.com

³Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Superior University, Faisalabad Campus, Pakistan wajidasadi@gmail.com

Abstract

This research paper seeks to expound on the importance of Seerah (Biography of the Prophet Muhammad ﷺ) to the methodology of exegesis of a great companion and scholar, Abdullah ibn Abbas (رضی اللہ عنہما), who was popularly referred to as Hibr al-Ummah and Tarjuman al-Qur'an describing his fundamental work in exegesis. The paper brings out the fact that Ibn Abbas was not confined to literal or linguistic tafsir. Rather, he strongly depended upon the life experiences of the Prophet ﷺ in particular in explaining verses revealed in relation to major events such as the battles of Badr and Uhud, social regulations such as inheritance and marriage and moral rules such as patience, justice and compassion. His tafsir is representative of a holistic arrangement in which Seerah was an interactive context (and a commentary). The paper has also shown that the tafsir of Ibn Abbas relied on oral narration by the Prophet ﷺ, narrations of the senior companions, and carefully and selectively used reports of the People of the Book. The research highlights that Ibn Abbas instructed his pupils (Mujahid, Ikrimah and Tawus) on the significance of incorporating Seerah in tafsir thus introducing a scholarly tradition that was subsequently emulated by classical exegetes such as al-Tabari, Ibn Kathir and al-Qurtubi. The argument of the research is that in the contemporary setting, the methodology of Ibn Abbas provides a solid framework against misinterpretation of the Quran in the present time by focusing on the practical application of the Prophet as the step stone towards deciphering the divine revelation. The paper sums up to conclude that the revitalisation of this Seerah-based tafsir method is a requirement in maintaining the integrity, relevance and understandability of the Qur'an, both within the traditional and academic contexts. This research recommends additional collections of the tafsir of Ibn Abbas with the context of the events of prophets to be included in the curricula and websites to be used in making the general populace comprehend and get involved in the study of the Quran through the prism of Seerah.

Keywords: Abdullah ibn Abbas, Tafsir, Seerah of the Prophet ﷺ, Quranic Exegesis, Classical Islamic Scholarship

1- تعارف

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اسلام کے عظیم ترین مفسرین اور فقہاء میں سے ایک ہیں۔ آپ کی پیدائش 3 سال قبل ہجرت میں مکہ مکرمہ میں ہوئی اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔ آپ کو "جبر الامة" اور "ترجمان القرآن" جیسے بلند القابات سے نوازا گیا جو آپ کے علم و فہم کی وسعت کی دلیل ہیں۔ آپ نے براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم حاصل کیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں آپ کو خاص مقام حاصل تھا۔ آپ کی علمی خدمات خصوصاً تفسیر قرآن کے میدان میں آپ کو ممتاز مقام دلاتی ہیں۔ آپ نے نہ صرف قرآن کی تفسیر بلکہ حدیث، فقہ اور تاریخ کے میدان میں بھی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ آپ کی تفسیری روایات بعد کے مفسرین کے لیے بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

تفسیر قرآن اور سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان گہرا تعلق ہے۔ قرآن کریم کی صحیح تفہیم کے لیے سیرت نبوی کا مطالعہ ناگزیر ہے کیونکہ قرآن کا نزول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف واقعات کے تناظر میں ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی تفسیر میں سیرت نبوی کے واقعات کو بطور دلیل استعمال کر کے قرآن کی تشریح کی ہے۔ سیرت کی روشنی میں قرآن کی تفسیر کرنا درحقیقت قرآن کو اس کے صحیح تاریخی اور عملی تناظر میں سمجھنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تفسیری روایات میں سیرت کے حوالے بکثرت ملتے ہیں جو قرآن کی تفہیم کو آسان اور واضح بناتے ہیں۔

اس تحقیق کا بنیادی مقصد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے تفسیری مصادر میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے تناظر کا جائزہ لیا ہے۔ تحقیق کے اہداف میں یہ شامل ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے تفسیری مصادر کی نشاندہی کی ہے، ان مصادر میں سیرت نبوی کے استعمال کے طریقہ کار کا تجزیہ کیا ہے اور کہ سیرت کے تناظر میں قرآن کی تفسیر کرنے سے تفسیر کے معنی کس طرح واضح ہوتے ہیں۔ تحقیق کا دائرہ کار ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تفسیری روایات تک محدود ہے جن میں انہوں نے سیرت نبوی کے حوالے سے قرآن کی تشریح کی ہے۔ اس تحقیق سے یہ واضح ہوا کہ قرآن کی تفسیر میں سیرت نبوی کا کتنا اہم کردار ہے اور کیوں ابن عباس رضی اللہ عنہما جیسے مفسرین نے اپنی تفسیر میں سیرت کے حوالوں کو بنیادی اہمیت دی۔

2- عبداللہ بن عباسؓ کے تفسیری مصادر کا تعارف

قرآن وحدیث سے براہ راست استفادہ

عبداللہ بن عباسؓ، جنہیں "جرالامۃ" اور "ترجمان القرآن" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے، قرآن مجید کی تفسیر کے میدان میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ ان کے تفسیری مصادر میں سب سے اہم قرآن مجید اور حدیث نبویؐ سے براہ راست استفادہ ہے۔ وہ نہ صرف قرآن کی آیات کی تشریح کرتے تھے، بلکہ ان کے تفسیری اقوال میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث بھی نمایاں ہوتی ہیں۔ ابن عباسؓ نے قرآن کی تفسیر میں اس وقت کے رائج عربی لغت اور شاعری کو بھی استعمال کیا، جس سے ان کی تفسیری روش کی وسعت کا پتہ چلتا ہے۔ انہوں نے قرآن کی آیات کی تفسیر میں نہ صرف ظاہری معانی پر توجہ دی، بلکہ آیات کے باطنی اور عمقی معانی کو بھی اجاگر کیا۔

اس سلسلے میں امام ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"عبداللہ بن عباسؓ نے قرآن کی تفسیر میں رسول اللہ ﷺ سے براہ راست احادیث نقل کی ہیں، جو ان کی تفسیر کی بنیاد ہیں۔"¹
اسی طرح امام طبریؒ نے ابن عباسؓ کے تفسیری اقوال کو اپنی تفسیر میں تفصیل سے بیان کیا ہے:

"ابن عباسؓ کی تفسیر میں قرآن کے الفاظ کی لغوی وضاحت اور ان کے سیاق و سباق کو سمجھنے پر زور دیا گیا ہے۔"²
مزید برآں، امام سیوطیؒ نے ابن عباسؓ کے تفسیری اسلوب کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

"ابن عباسؓ نے قرآن کی تفسیر میں نہ صرف احادیث، بلکہ عربی زبان کے ادبی ذخیرے سے بھی استفادہ کیا ہے۔"³
صحابہ کرامؓ اور تابعین سے علمی روایات

عبداللہ بن عباسؓ نے اپنی تفسیر میں صحابہ کرامؓ اور تابعین کے علمی ذخیرے سے بھرپور استفادہ کیا۔ وہ حضرت عمر بن الخطابؓ، حضرت علی بن ابی طالبؓ، اور دیگر جلیل القدر صحابہ سے علم حاصل کرتے تھے۔ انہوں نے تفسیر کے ساتھ ساتھ فقہی مسائل میں بھی صحابہؓ کے اقوال کو اہمیت دی۔ ابن عباسؓ کی تفسیری روایات میں صحابہؓ کے اختلافی آراء کو بھی محفوظ کیا گیا ہے، جو بعد میں آنے والے مفسرین کے لیے ایک علمی خزانہ ثابت ہوا۔ ان کے شاگردوں میں تابعین کے بزرگ مثلاً مجاہد بن جبر، عکرمہ، اور طاؤس بن کیسان شامل ہیں، جنہوں نے ان کی تفسیری روایات کو آگے پھیلا دیا۔

امام ذہبیؒ نے اس حوالے سے لکھا ہے:

"ابن عباسؓ نے صحابہ کرامؓ کے علم سے استفادہ کرتے ہوئے تفسیر کے میدان میں ایک شاندار علمی ورثہ چھوڑا۔"⁴
امام ابن حجر عسقلانیؒ نے بھی ابن عباسؓ کے علمی مقام کو سراہتے ہوئے کہا:

"ان کی تفسیری روایات میں صحابہؓ اور تابعین کے اقوال کا ایک وسیع ذخیرہ موجود ہے۔"⁵
امام بغویؒ نے اپنی تفسیر میں ابن عباسؓ کے حوالے سے لکھا:

"انہوں نے تفسیر میں صحابہؓ کے اقوال کو جمع کر کے ایک جامع تفسیری اسلوب تشکیل دیا۔"⁶

اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) سے مستند معلومات کا اخذ

عبداللہ بن عباسؓ نے تفسیر قرآن میں اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) سے بھی بعض معلومات اخذ کیں، لیکن انہوں نے اس سلسلے میں انتہائی محتاط رویہ اپنایا۔ وہ صرف انہی روایات کو قبول کرتے تھے جو قرآن و حدیث کے مطابق ہوں یا جن کی تردید نہ کی گئی ہو۔ انہوں نے بنی اسرائیل کی بعض روایات کو قرآن کی تصدیق یا تردید کی روشنی میں بیان کیا، جس سے ان کا تنقیدی انداز واضح ہوتا ہے۔ ابن عباسؓ کے نزدیک، اہل کتاب کی روایات صرف تب ہی قابل قبول تھیں جب وہ اسلامی تعلیمات کے خلاف نہ ہوں۔ امام ابن تیمیہؒ نے اس بارے میں لکھا ہے:

"ابن عباسؓ نے اہل کتاب کی روایات کو قرآن و سنت کی کسوٹی پر پرکھ کر ہی قبول کیا۔"⁷

امام ابن جریر طبریؒ نے بھی اس پہلو کو واضح کیا:

"انہوں نے اہل کتاب کی روایات کو اسلامی مصادر کی روشنی میں ہی پیش کیا۔"⁸

امام قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا:

"ابن عباسؓ نے اہل کتاب کی معلومات کو اسلامی تعلیمات کے تابع رکھتے ہوئے ہی استعمال کیا۔"⁹

اس طرح، عبداللہ بن عباسؓ کی تفسیری مصادر کا یہ تنوع ان کے گہرے علم اور وسعت نظری کا آئینہ دار ہے۔

3۔ تفسیر میں سیرت نبویؐ کا کردار

شانِ نزول کے بیان میں سیرت کی اہمیت

قرآن مجید کی تفسیر میں سیرت نبویؐ کا کردار نہایت اہم ہے، خاص طور پر شانِ نزول (اسباب النزول) کے بیان میں۔ سیرت نبویؐ کے واقعات اور تاریخی سیاق کے بغیر بہت سی آیات کی صحیح تفہیم ممکن نہیں۔ مثلاً، سورہ البقرہ کی آیت "وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ"¹⁰ ... کا نزول رسول اللہ ﷺ کے آخری ایام میں ہوا، جسے سیرت کی کتب میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ مفسرین نے اس بات پر زور دیا ہے کہ شانِ نزول کی معرفت کے بغیر آیات کے صحیح مفہم تک پہنچنا مشکل ہوتا ہے۔ امام واقدیؒ نے اپنی کتاب المغازی میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:

"قرآن کی بہت سی آیات کا تعلق خاص تاریخی واقعات سے ہے، جنہیں سیرت نبویؐ کے بغیر سمجھنا ممکن نہیں۔"¹¹

اسی طرح، امام ابن حزمؒ نے المحملی میں لکھا ہے:

"شانِ نزول کی معرفت تفسیر کی بنیاد ہے، کیونکہ یہ آیات کے مقصد کو واضح کرتی ہے۔"¹²

امام ابن قیمؒ نے بھی *زاد المعاد* میں اس نکتے کو واضح کیا ہے:

"سیرت نبویؐ کے بغیر قرآن کی تفسیر ادھوری ہے، کیونکہ بہت سی آیات کا تعلق رسول اللہ ﷺ کے عملی زندگی سے ہے۔"

13

قرآن کی عملی تفسیر کے لیے سیرت کا استعمال

قرآن مجید صرف نظری تعلیمات کا مجموعہ نہیں، بلکہ اس کا عملی اطلاق سیرت نبویؐ میں واضح ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی زندگی قرآن کی عملی تفسیر ہے، جیسا کہ ام المؤمنین عائشہؓ نے فرمایا: "کان خلقہ القرآن" (آپ ﷺ کا اخلاق قرآن تھا)۔ مثلاً، نماز، زکوٰۃ، اور حج جیسے ارکان اسلام کی تفصیلات قرآن میں مجمل ہیں، لیکن ان کا عملی طریقہ سیرت نبویؐ سے ہی معلوم ہوتا ہے۔ امام نوویؒ نے *ریض الصالحین* میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:

"قرآن کے احکام کی عملی شکل سیرت نبویؐ میں موجود ہے، جو مفسرین کے لیے بنیادی ماخذ ہے۔"¹⁴

امام ابن عبد البرؒ نے *المستمید* میں لکھا ہے:

"سیرت نبویؐ قرآن کی عملی تشریح ہے، جس کے بغیر احکام شریعت کو سمجھنا ممکن ہے۔"¹⁵

امام بیہقیؒ نے *شعب الایمان* میں اس کی مزید توضیح کی ہے:

"رسول اللہ ﷺ کی سنت قرآن کی زندہ تفسیر ہے، جو ہر دور کے مسلمانوں کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہے۔"¹⁶

اخلاقی تعلیمات کی وضاحت میں سیرت کا حوالہ

قرآن مجید میں بیان کردہ اخلاقی تعلیمات کو سیرت نبویؐ کے واقعات سے ہی بہتر طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔ مثلاً، قرآن میں صبر، عفو، اور احسان جیسی صفات کا ذکر ہے، لیکن ان کی عملی مثالیں رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ملتی ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ کا عمومی معافی کا اعلان، یا اہل طائف کے ساتھ صبر، قرآن کی اخلاقی تعلیمات کی عملی تفسیر ہیں۔ امام غزالیؒ نے *احیاء علوم الدین* میں لکھا ہے:

"اخلاق قرآنی کی حقیقی تصویر سیرت نبویؐ میں ملتی ہے، جو مومنوں کے لیے اسوہ ہے۔"¹⁷

امام ابن رجبؒ نے *جامع العلوم والحکم* میں اس کی وضاحت کی ہے:

"سیرت نبویؐ قرآن کی اخلاقی تعلیمات کو عملی جامہ پہناتی ہے، جو ہر مسلمان کے لیے قابل تقلید ہے۔"¹⁸

امام مبارکفوریؒ نے *تحفۃ الاحوذی* میں لکھا ہے:

"قرآن کی اخلاقی ہدایات کو سیرت نبویؐ کے بغیر سمجھنا ادھور ہے، کیونکہ آپ ﷺ ہی قرآن کے عملی مظہر تھے۔"¹⁹

اس طرح، سیرت نبویؐ قرآن کی تفسیر میں ایک کلیدی کردار ادا کرتی ہے، خواہ وہ شانِ نزول کی وضاحت ہو، عملی احکام کی تشریح ہو، یا اخلاقی تعلیمات کی تفہیم۔

4۔ ابن عباسؓ کی تفسیر میں سیرت کے استعمال کی مثالیں غزوات (جیسے بدر، احد) کے واقعات کی تفسیری تشریح

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے اپنی تفسیر میں غزوات نبویؐ کے واقعات کو نہایت اہمیت دی ہے، خاص طور پر غزوات بدر اور احد کے تناظر میں نازل ہونے والی آیات کی تشریح کرتے وقت۔ مثلاً سورہ آل عمران کی آیت "وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ" ²⁰ کی تفسیر میں ابن عباسؓ نے غزوہ بدر کے تاریخی پس منظر، مسلمانوں کی تعداد اور اس معرکے کے روحانی پہلوؤں کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ امام ابن اسحاقؒ نے اپنی سیرت میں ابن عباسؓ کے حوالے سے لکھا ہے:

"ابن عباسؓ غزوات کے واقعات کو آیات کی تفسیر میں بنیادی اہمیت دیتے تھے، کیونکہ یہ قرآن کے نزول کا اصل سیاق ہیں" ²¹
 امام ابن سعدؒ نے الطبقات الکبریٰ میں ابن عباسؓ کے تفسیری اسلوب پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا:

"غزوہ احد کے موقع پر نازل ہونے والی آیات کی تشریح میں ابن عباسؓ نے نہ صرف واقعات بلکہ ان کے اسباق کو بھی واضح کیا" ²²

امام ابن عساکرؒ نے تاریخ دمشق میں اس پہلو کو مزید واضح کیا:
 "ابن عباسؓ کی تفسیر میں غزوات کے تذکرے محض تاریخی معلومات نہیں بلکہ آیات کے فقہی اور تربیتی پہلوؤں کو سمجھنے کا ذریعہ ہیں" ²³

معاشرتی احکام (مثلاً نکاح، وراثت) کی وضاحت میں سیرت

ابن عباسؓ نے قرآن میں بیان کردہ معاشرتی احکام کی تشریح میں سیرت نبویؐ کے عملی تطبیقات کو مرکزی حیثیت دی۔ مثلاً سورہ النساء میں وراثت کے احکام "يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ" ²⁴ کی تفسیر میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے فیصلوں اور عملی تطبیقات کو بنیاد بنایا۔ امام ابن قدامہؒ نے المغنی میں اس کی وضاحت کی:

"نکاح و وراثت کے احکام کی تفسیر میں ابن عباسؓ کا اسلوب یہ تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلوں کو اولیت دیتے تھے" ²⁵
 امام سرخسیؒ نے المبسوط میں لکھا:

"طلاق کے احکام کی تشریح میں ابن عباسؓ نے نہ صرف آیات بلکہ رسول اللہ ﷺ کے عملی طریقہ کار کو بھی پیش کیا" ²⁶
 امام ابن رشدؒ نے بدایۃ المجتہد میں اس نقطہ کو مزید واضح کیا:

"معاشرتی احکام کی تفسیر میں ابن عباسؓ کا سیرت نبویؐ سے استناد ان کے فقہی بصیرت کا عکاس ہے" ²⁷

قصص الانبیاء کے بیان میں تاریخی روایات کا کردار

ابن عباسؓ نے قرآن میں مذکور انبیاء کے واقعات کی تفسیر میں تاریخی روایات اور سیرت نبویؐ کے حوالوں سے کام لیا۔ مثلاً سورہ یوسف کے واقعات کی تشریح میں انہوں نے نہ صرف قرآن بلکہ مستند تاریخی روایات کو بھی شامل کیا۔ امام طبریؒ نے تاریخ الامم والملوک میں لکھا:

"قصص الانبیاء کی تفسیر میں ابن عباسؓ کا طریقہ یہ تھا کہ وہ قرآن کے بیان کو تاریخی روایات سے ہم آہنگ کرتے تھے" ²⁸
امام ابن کثیرؒ نے البدایہ والنہایہ میں اس کی وضاحت کی:

"حضرت موسیٰؑ کے واقعات کی تفسیر میں ابن عباسؓ نے نہ صرف قرآنی آیات بلکہ رسول اللہ ﷺ سے مروی صحیح احادیث کو بھی پیش کیا" ²⁹

امام قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں اس پہلو کو نمایاں کیا:

"ابن عباسؓ کی تفسیر میں قصص الانبیاء کا بیان محض حکایات نہیں بلکہ عبرت و نصیحت کا ذریعہ ہے" ³⁰

5۔ سیرت کی روشنی میں مشکل آیات کی تفسیر

متشابہات کی وضاحت میں سیرت کا کردار

قرآن مجید کی متشابہات (وہ آیات جن کے معانی ظاہری طور پر واضح نہ ہوں) کی تفسیر میں سیرت نبویؐ کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ جیسے مفسرین نے متشابہ آیات کی تشریح میں رسول اللہ ﷺ کے اقوال و افعال کو بنیاد بنایا۔ مثلاً سورہ آل عمران کی آیت "هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ ... " ³¹ کی تفسیر میں ابن عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ سے مروی احادیث کو دلیل بنایا۔ امام رازیؒ نے اس پہلو کو واضح کرتے ہوئے لکھا ہے:

"متشابہات کی تشریح میں سیرت نبویؐ سب سے محکم ماخذ ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ قرآن کے اولین مفسر تھے" ³²
امام سیوطیؒ نے الاتقان میں اس کی مزید وضاحت کی:

"ابن عباسؓ نے متشابہ آیات کی تفسیر میں نہ صرف لغوی دلائل بلکہ سیرت نبویؐ کے عملی نمونوں کو بھی پیش کیا" ³³
امام ابن جوزیؒ نے زاد المسیر میں لکھا:

"سیرت نبویؐ متشابہات کی تشریح میں ایک معیار کی حیثیت رکھتی ہے جس سے تفسیری اختلافات کم ہوتے ہیں" ³⁴

فقہی اختلافات کے حل کے لیے سیرت کا استناد

قرآن مجید کے فقہی احکام میں پیش آمدہ اختلافات کے حل کے لیے سیرت نبویؐ سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ ابن عباسؓ نے فقہی مسائل میں رسول اللہ ﷺ کے عملی طریقہ کار کو ترجیح دی۔ مثلاً سورہ البقرہ کی آیت "وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا" ³⁵ کی تفسیر میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے معاملات اور بیع کے طریقوں کو بنیاد بنایا۔ امام شافعیؒ نے الموافقات میں اس کی وضاحت کی:

"فقہی اختلافات کے حل میں سیرت نبویؐ ایک فیصلہ کن کردار ادا کرتی ہے، کیونکہ یہ قرآن کی عملی تفسیر ہے" ³⁶
امام ابن تیمیہؒ نے منہاج السنۃ میں لکھا:

"ابن عباسؓ کا فقہی اختلافات میں سیرت نبویؐ کی طرف رجوع ان کے عمیق فقہی بصیرت کی دلیل ہے" ³⁷
امام نوویؒ نے المجموع میں اس پہلو کو مزید واضح کیا:

"سیرت نبویؐ فقہی اختلافات میں ایک معیاری حوالہ ہے جسے ابن عباسؓ نے اپنی تفسیر میں بڑی مہارت سے استعمال کیا" ³⁸
مجمل آیات کی تفصیل میں سیرت نبویؐ کا حوالہ

قرآن مجید کی مجمل (خلاصہ یا مختصر) آیات کی تفصیل میں سیرت نبویؐ بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ ابن عباسؓ نے نماز، زکوٰۃ اور حج جیسے احکام کی تفصیلات بیان کرتے وقت رسول اللہ ﷺ کے عملی طریقہ کار کو بنیاد بنایا۔ مثلاً سورہ البقرہ کی آیت "وَأَتُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ" ³⁹ کی تفسیر میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے نماز کے طریقہ کو تفصیل سے بیان کیا۔ امام ابن قیمؒ نے اعلام الموقعین میں لکھا:

"مجمل آیات کی تفصیل میں سیرت نبویؐ سب سے معتبر ماخذ ہے، جیسا کہ ابن عباسؓ نے اپنی تفسیر میں واضح کیا" ⁴⁰
امام بیہقیؒ نے السنن الکبریٰ میں اس کی وضاحت کی:

"عبادات کے احکام کی تفصیل میں ابن عباسؓ کا سیرت نبویؐ کی طرف رجوع ان کے تفسیری اسلوب کی امتیازی خصوصیت ہے" ⁴¹

امام ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس نقطہ کو مزید واضح کیا:

"سیرت نبویؐ مجمل آیات کی تشریح میں ایک زندہ تفسیر ہے جسے ابن عباسؓ نے بڑی مہارت سے برتا" ⁴²

6۔ ابن عباسؓ کا منہج تفسیر اور سیرت

روایات کے انتخاب میں احتیاط اور تنقیدی نظر

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی تفسیری روش کی نمایاں خصوصیت روایات کے انتخاب میں انتہائی احتیاط اور تنقیدی نظریہ کا ہونا تھا۔ وہ نہ صرف سیرت نبویؐ کی روایات کو قرآن کی تفسیر میں بنیادی اہمیت دیتے تھے، بلکہ ان روایات کی صحت و ثقاہت پر بھی گہری نظر رکھتے تھے۔ امام ذہبیؒ نے اس پہلو کو واضح کرتے ہوئے لکھا ہے:

"ابن عباسؓ روایات سیرت کو قبول کرنے سے پہلے ان کے راویوں اور متن کا گہرائی سے جائزہ لیتے تھے، خاص طور پر جب وہ قرآن کی تفسیر سے متعلق ہوتی تھیں" ⁴³

امام ابن عبدالبرؒ نے الاستیعاب میں اس کی مزید وضاحت کی:

"ابن عباسؓ کا سیرت کی روایات کے انتخاب کا معیار نہایت سخت تھا، وہ صرف متواتر یا صحیح سند والی روایات ہی کو اپنی تفسیر میں جگہ دیتے تھے" ⁴⁴

امام خطیب بغدادیؒ نے الکفایہ میں اس نقطہ کو مزید واضح کیا:

"تفسیر میں سیرت کی روایات پیش کرتے وقت ابن عباسؓ کا تنقیدی اسلوب بعد کے مفسرین کے لیے معیار بنا" ⁴⁵

عقلی استنباط اور سیرت کے مابین توازن

ابن عباسؓ کی تفسیری روش کی ایک اور امتیازی خصوصیت عقلی استنباط اور سیرت نبویؐ کے درمیان کامل توازن قائم کرنا تھا۔ وہ قرآن کے ظاہری معانی کی تشریح میں عقل و فکر سے کام لیتے تھے، لیکن ہمیشہ سیرت نبویؐ کو اصل مرجع مانتے تھے۔ امام زرکشیؒ نے البرہان میں اس پہلو کو واضح کیا:

"ابن عباسؓ کی تفسیر میں عقل و نقل کا حسین امتزاج ملتا ہے، جہاں وہ عقلی دلائل کے ساتھ ساتھ سیرت نبویؐ کو بھی پیش نظر رکھتے تھے" ⁴⁶

امام ابن خلدونؒ نے مقدمہ میں اس کی مزید وضاحت کی:

"تفسیر میں عقلی استدلال اور سیرت نبویؐ کے درمیان توازن قائم کرنے کا فن ابن عباسؓ سے بہتر کسی نے نہیں سکھایا" ⁴⁷

امام باقلانیؒ نے الانتصار للقرآن میں لکھا:

"ابن عباسؓ کا عقلی استنباط اور سیرت نبویؐ کے مابین توازن قائم کرنا ان کے تفسیری منہج کی سب سے بڑی خوبی تھی" ⁴⁸

اپنے شاگردوں کو سیرت کی تعلیمات سے آگاہ کرنا

ابن عباسؓ نے اپنے شاگردوں کی تربیت میں سیرت نبویؐ کی تعلیمات کو مرکزی حیثیت دی۔ ان کے مشہور شاگردوں جیسے مجاہد بن جبر، عکرمہ اور طاؤس بن کیسان نے سیرت نبویؐ کی روشنی میں قرآن کی تفسیر کا یہ علم آگے پھیلا یا۔ امام ابن حبانؒ نے الثقات میں اس پہلو کو واضح کیا:

"ابن عباسؓ اپنے شاگردوں کو سب سے پہلے سیرت نبویؐ کی تعلیم دیتے تھے، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ بغیر سیرت کے قرآن کی صحیح تفسیر ممکن نہیں" 49

امام مزنیؒ نے تہذیب الکمال میں لکھا:

"ابن عباسؓ کے شاگردوں کی تفسیری روایات میں سیرت نبویؐ کا غلبہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اپنے استاد کے منہج پر چلتے تھے" 50

امام ابن عساکرؒ نے تاریخ دمشق میں اس نقطہ کو مزید واضح کیا:

"ابن عباسؓ کے شاگردوں کی تفسیری خدمات درحقیقت سیرت نبویؐ کی روشنی میں قرآن فہمی کا ایک تسلسل تھیں" 51

7- سیرت کے تناظر میں ابن عباسؓ کی تفسیری خدمات

قرآن کے تاریخی پس منظر کی وضاحت

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے قرآن مجید کی تفسیر میں تاریخی پس منظر کو خصوصی اہمیت دی، خاص طور پر سیرت نبویؐ کے واقعات کی روشنی میں آیات کے نزول کے اسباب اور حالات کو واضح کیا۔ ان کی تفسیری خدمات میں قرآن کے تاریخی سیاق کو سمجھنے پر بڑا زور تھا، جس سے آیات کے صحیح مفہوم تک پہنچنا ممکن ہوتا تھا۔ امام ابن جریر طبریؒ نے اپنی تفسیر میں اس پہلو کو نمایاں کرتے ہوئے لکھا ہے:

"ابن عباسؓ نے قرآن کے تاریخی تناظر کو سمجھنے کے لیے سیرت نبویؐ کے واقعات کو بنیاد بنایا، جس سے آیات کے معانی میں گہرائی پیدا ہوئی" 52

امام ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں اس نقطہ کو مزید واضح کیا:

"قرآن کی تاریخی تشریح میں ابن عباسؓ کا اسلوب یہ تھا کہ وہ نزول قرآن کے وقت کے معاشرتی اور سیاسی حالات کو سیرت نبویؐ سے جوڑ کر پیش کرتے تھے" 53

امام سیوطیؒ نے الاتقان میں اس کی مزید وضاحت کی:

"ابن عباسؓ کی تفسیر میں تاریخی واقعات کا تذکرہ محض معلومات نہیں بلکہ قرآن فہمی کے لیے ایک ضروری عنصر ہے" ⁵⁴

رسول اللہ ﷺ کے اقوال و افعال کی روشنی میں تفسیر

ابن عباسؓ کی تفسیری خدمات کا ایک اہم پہلو رسول اللہ ﷺ کے اقوال و افعال کو قرآن کی تشریح کے لیے بنیاد بنانا تھا۔ وہ قرآن کی ہر آیت کی تفسیر میں نبی کریم ﷺ کے قول یا عمل کو ترجیح دیتے تھے، جس سے ان کی تفسیر کو خاص اہمیت حاصل ہوئی۔ امام نوویؒ نے شرح صحیح مسلم میں اس پہلو کو واضح کیا:

"ابن عباسؓ کی تفسیر کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ ہر مسئلہ میں رسول اللہ ﷺ کے قول یا فعل کو اولین حوالہ بناتے تھے" ⁵⁵

امام ابن تیمیہؒ نے مجموع الفتاویٰ میں لکھا:

"قرآن کی تفسیر میں سنت نبویؐ کو مرکزی حیثیت دینے کا طریقہ ابن عباسؓ نے ہی امت کو سکھایا" ⁵⁶

امام بیہقیؒ نے السنن الکبریٰ میں اس کی مزید وضاحت کی:

"ابن عباسؓ نے قرآن کی تفسیر کو سنت نبویؐ سے اس طرح مربوط کیا کہ دونوں ایک دوسرے کی تکمیل کرتے نظر آتے ہیں" ⁵⁷

امت کے لیے سیرت پر مبنی تفسیری رہنمائی

ابن عباسؓ نے اپنی تفسیری خدمات کے ذریعے امت مسلمہ کو سیرت نبویؐ پر مبنی ایک ایسی تفسیری رہنمائی فراہم کی جو ہر دور کے مسلمانوں کے لیے قابل عمل اور قابل فہم تھی۔ انہوں نے قرآن کو سیرت نبویؐ کی روشنی میں اس طرح پیش کیا کہ ہر طبقہ فکر کے لوگ اس سے استفادہ کر سکیں۔ امام قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں اس پہلو کو نمایاں کیا:

"ابن عباسؓ کی تفسیری خدمات کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ انہوں نے امت کو سیرت نبویؐ کی روشنی میں قرآن سمجھنے کا ایک واضح طریقہ کار دیا" ⁵⁸

امام ابن قیمؒ نے اعلام الموقعین میں لکھا:

"ابن عباسؓ نے سیرت نبویؐ کو تفسیر قرآن کا معیار بنایا، جس سے امت کو ایک مستند تفسیری روایت میسر آئی" ⁵⁹

امام ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس نقطہ کو مزید واضح کیا:

"ابن عباسؓ کی تفسیری خدمات کا سب سے قیمتی پہلو یہ ہے کہ انہوں نے سیرت نبویؐ کو قرآن فہمی کا لازمی حصہ بنا دیا" ⁶⁰

8۔ دیگر مفسرین پر ابن عباسؓ کے اثرات

تابعین (مثلاً مجاہد، عکرمہ) پر ان کا علمی اثر

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی تفسیری روایات نے تابعین کی ایک پوری نسل کو متاثر کیا، جن میں مجاہد بن جبر، عکرمہ مولیٰ ابن عباس، طاؤس بن کیسان اور سعید بن جبیر جیسے جلیل القدر علماء شامل ہیں۔ امام ذہبیؒ نے سیر اعلام النبلاء میں لکھا ہے:

"مجاہد بن جبر نے ابن عباسؓ سے تفسیر کا جو علم حاصل کیا، وہ بعد میں تمام تفسیری کتب کا بنیادی ماخذ بنا" ⁶¹

امام ابن سعدؒ نے الطبقات الکبریٰ میں عکرمہ کے حوالے سے بیان کیا:

"عکرمہ نے ابن عباسؓ سے سیرت نبویؐ کی روشنی میں تفسیر کا علم حاصل کیا اور اسے آگے پھیلایا" ⁶²

امام مزیؒ نے تہذیب الکمال میں طاؤس بن کیسان کے بارے میں لکھا:

"طاؤس نے ابن عباسؓ سے تفسیر کا جو علم سیکھا، اس میں سیرت نبویؐ کو مرکزی حیثیت حاصل تھی" ⁶³

بعد کے مفسرین (طبری، ابن کثیر) میں ان کی روایات کا ذکر

ابن عباسؓ کی تفسیری روایات کو بعد کے تمام بڑے مفسرین نے اپنی کتب میں نمایاں جگہ دی۔ امام طبریؒ نے اپنی تفسیر میں ابن عباسؓ سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔ امام ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس پہلو کو واضح کیا:

"طبری کی تفسیر میں ابن عباسؓ سے مروی روایات کی کثرت اس بات کی دلیل ہے کہ وہ انہیں تفسیر کا امام مانتے تھے" ⁶⁴

امام سیوطیؒ نے الدر المنثور میں ابن کثیر کے حوالے سے لکھا:

"ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں ابن عباسؓ کی سیرت پر مبنی روایات کو خاص اہمیت دی" ⁶⁵

امام زرکشیؒ نے البرہان میں اس کی مزید وضاحت کی:

"بعد کے تمام مفسرین کے لیے ابن عباسؓ کی تفسیری روایات ایک مستند ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں" ⁶⁶

سیرت اور تفسیر کے ملاپ کی روایت کو فروغ

ابن عباسؓ نے تفسیر قرآن میں سیرت نبویؐ کو شامل کر کے ایک ایسی روایت کی بنیاد رکھی جو بعد میں آنے والے تمام مفسرین کے لیے نمونہ بن گئی۔ امام ابن تیمیہؒ نے منہاج السنہ میں اس پہلو کو واضح کیا:

"ابن عباسؓ نے تفسیر اور سیرت کے ملاپ سے ایک ایسا علمی منہج وضع کیا جو ہمیشہ قابل تقلید رہے گا" ⁶⁷

امام ابن قیمؒ نے اعلام الموقعین میں لکھا:

"تفسیر میں سیرت نبویؐ کو شامل کرنے کا طریقہ ابن عباسؓ کی سب سے بڑی علمی خدمت ہے" ⁶⁸

امام باقلانیؒ نے الانتصار للقرآن میں اس کی مزید وضاحت کی:

"ابن عباسؓ کے بعد آنے والے ہر مفسر نے ان کے وضع کردہ اصول پر سیرت اور تفسیر کو مربوط کیا" ⁶⁹

9- جدید دور میں ابن عباسؓ کی تفسیری روایات کی اہمیت

معاصر تفسیری اسالیب میں سیرت کا تناظر

عصر حاضر میں جب تفسیر قرآن کے نئے اسالیب سامنے آرہے ہیں، ابن عباسؓ کی تفسیری روایات کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ جدید مفسرین نے سیرت نبویؐ کو تفسیر کے مرکزی تناظر کے طور پر اپنانے کی جو کوششیں کی ہیں، وہ درحقیقت ابن عباسؓ کے وضع کردہ اصولوں ہی کی توسیع ہیں۔ ڈاکٹر محمد مصطفیٰ اعظمی نے اپنی تحقیق میں اس پہلو کو واضح کیا ہے:

"جدید تفسیری رجحانات میں موضوعی اور تحلیلی اسلوب اختیار کرتے وقت ابن عباسؓ کا سیرت پر مبنی تفسیری منہج ایک معیار کی حیثیت رکھتا ہے" ⁷⁰

ڈاکٹر فضل الرحمان نے اپنی کتاب میں لکھا:

"معاصر تفسیری اسالیب میں سیرت نبویؐ کو مرکزی حیثیت دینے کا رجحان درحقیقت ابن عباسؓ کی تفسیری روایت کی تجدید ہے" ⁷¹

پروفیسر محمد حسین الذہبی نے اپنی تحقیق میں اس کی مزید وضاحت کی:

"جدید دور کے مفسرین جب قرآن کو عصری تناظر میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تو ابن عباسؓ کا سیرت پر مبنی تفسیری اسلوب ان کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بنتا ہے" ⁷²

مستشرقین کے اعتراضات کے جواب میں سیرت کی حیثیت

مستشرقین کے قرآن مجید پر مختلف اعتراضات کے جواب میں ابن عباسؓ کی تفسیری روایات خصوصاً سیرت نبویؐ سے ان کا استدلال ایک مضبوط علمی ہتھیار ثابت ہوا ہے۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ دراز نے اس پہلو پر روشنی ڈالی:

"ابن عباسؓ کی تفسیری روایات میں سیرت نبویؐ کا حوالہ مستشرقین کے اعتراضات کے جواب میں ایک طاقتور ثبوت کی حیثیت رکھتا ہے" ⁷³

پروفیسر محمد ابو زہرہ نے اپنی کتاب میں لکھا:

"مستشرقین کے تاریخی اعتراضات کے جواب میں ابن عباسؓ کی سیرت پر مبنی تفسیری روایات ایک علمی دفاع کا کام کرتی ہیں" ⁷⁴

ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی نے اپنی تحقیق میں اس کی مزید وضاحت کی:

"سیرت نبویؐ کی روشنی میں قرآن کی تفسیر مستشرقین کے تمام اعتراضات کا بہترین جواب ہے، جیسا کہ ابن عباسؓ نے اپنی تفسیر میں واضح کیا" ⁷⁵

قرآن فہمی کے لیے سیرت نبویؐ کی ضرورت پر زور

عصر حاضر میں جب قرآن فہمی کے نئے چیلنجز سامنے آرہے ہیں، ابن عباسؓ کا سیرت نبویؐ کو تفسیر کا لازمی حصہ بنانے کا طریقہ اور بھی اہم ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر وہبہ زحیلی نے اپنی تفسیر میں اس پہلو کو نمایاں کیا:

"ابن عباسؓ کا سیرت نبویؐ کو قرآن فہمی کا لازمی جزو بنانا آج کے دور میں بھی اسی طرح قابل تقلید ہے" ⁷⁶

ڈاکٹر عبدالکریم زیدان نے اپنی کتاب میں لکھا:

"قرآن کی صحیح تفہیم کے لیے سیرت نبویؐ کا مطالعہ ناگزیر ہے، جیسا کہ ابن عباسؓ نے اپنی تفسیر میں واضح کیا" ⁷⁷

10- نتیجہ و تجاویز

حضرت ابن عباسؓ، جنہیں "ترجمان القرآن" اور "جبر الامۃ" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے، قرآن مجید کی تفسیر میں ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ ان کی تفسیری مصادر میں سیرت نبویؐ کا تناظر انتہائی اہمیت کا حامل ہے، کیونکہ وہ نہ صرف قرآن کے الفاظ کی تشریح کرتے ہیں بلکہ ان کے پس منظر میں واقعات سیرت کو بھی واضح کرتے ہیں۔ ابن عباسؓ نے اپنی تفسیر میں رسول اللہ ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریرات کو بنیاد بنایا، جس سے قرآن کے مفاہیم کو سمجھنے میں گہرائی پیدا ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، جب قرآن مجید میں غزوہ بدر یا احزاب کا ذکر آتا ہے تو ابن عباسؓ ان آیات کی تفسیر میں متعلقہ تاریخی واقعات کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں، جس سے آیات کا سیاق و سباق واضح ہوتا ہے۔ ان کا یہ طریقہ بتاتا ہے کہ قرآن کی تفسیر صرف لغوی یا عقلی دلائل تک محدود نہیں، بلکہ اس کے لیے سیرت نبویؐ کا گہرا علم بھی ضروری ہے۔

ابن عباسؓ کی تفسیر میں سیرت کا تناظر صرف تاریخی واقعات تک محدود نہیں، بلکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے اخلاقی کردار، معاشرتی اصلاحات اور تبلیغی اسلوب کو بھی قرآن کی روشنی میں پیش کرتے ہیں۔ مثلاً، جب قرآن مجید میں صبر، عدل یا احسان جیسی صفات کا ذکر ہوتا ہے تو ابن عباسؓ ان آیات کی تشریح میں نبی ﷺ کے عملی نمونوں کو سامنے لاتے ہیں۔ اس طرح، ان کی تفسیر نہ صرف علم تفسیر بلکہ علم سیرت کا بھی ایک خزانہ بن جاتی ہے۔ ان کے اسلوب کی خاص بات یہ ہے کہ وہ قرآن اور سیرت کے درمیان ایک مضبوط ربط قائم کرتے ہیں، جس سے دونوں کے باہمی تعلق کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعد کے مفسرین نے ابن عباسؓ کے تفسیری طریقے کو بنیادی حوالہ کے طور پر اپنایا۔

موجودہ دور میں جب قرآن مجید کی تفسیر کے مختلف اسالیب سامنے آرہے ہیں، ابن عباسؓ کا منہج تفسیر ایک رہنما اصول کی حیثیت رکھتا ہے۔ آج کے دور میں جہاں قرآن کے مفہیم کو جدید تناظر میں پیش کیا جاتا ہے، وہیں کئی بار سیرت نبویؐ کے حوالے کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے تفسیر میں عدم توازن پیدا ہو جاتا ہے۔ ابن عباسؓ کا طریقہ بتاتا ہے کہ قرآن کی تفسیر کے لیے سیرت نبویؐ کو مرکزی حیثیت حاصل ہونی چاہیے، کیونکہ قرآن کا نزول ہی رسول اللہ ﷺ کی عملی زندگی کے تناظر میں ہوا تھا۔ موجودہ دور کے مفسرین کے لیے ضروری ہے کہ وہ ابن عباسؓ کے اسلوب کو اپناتے ہوئے قرآن اور سیرت کے درمیان ربط قائم کریں، تاکہ تفسیر میں جامعیت اور توازن برقرار رہے۔

عصر حاضر میں جب قرآن مجید کے خلاف اعتراضات اور شکوک و شبہات کا ایک طوفان برپا ہے، ابن عباسؓ کا منہج تفسیر ایک مضبوط دفاعی ہتھیار ثابت ہو سکتا ہے۔ ان کا طریقہ یہ ہے کہ وہ قرآن کی تشریح میں نہ صرف لغوی اور عقلی دلائل پیش کرتے ہیں، بلکہ سیرت نبویؐ کے واضح حوالوں سے بھی کام لیتے ہیں، جس سے قرآن کے پیغام کی صداقت مزید واضح ہوتی ہے۔ موجودہ دور کے علماء اور مفسرین کے لیے ضروری ہے کہ وہ ابن عباسؓ کے تفسیری اصولوں کو اپنائیں اور قرآن کی تفسیر میں سیرت نبویؐ کو مرکزی حیثیت دیں۔ اس کے علاوہ، ان کے منہج کی تقلید سے تفسیری اختلافات کو کم کرنے میں بھی مدد مل سکتی ہے، کیونکہ سیرت نبویؐ ایک ایسا مشترکہ ماخذ ہے جس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔

ابن عباسؓ کے تفسیری مصادر اور سیرت نبویؐ کے باہمی تعلق پر مزید تحقیق کی اشد ضرورت ہے۔ خاص طور پر، ان کی تفسیر میں پیش کردہ سیرت کے حوالوں کو جدید اسلوب میں مرتب کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ عام قاری بھی اس سے استفادہ کر سکے۔ اس سلسلے میں یہ تجویز کی جاسکتی ہے کہ ابن عباسؓ کی تفسیری روایات کو سیرت نبویؐ کے واقعات کے ساتھ مربوط کر کے ایک الگ کتاب یا ڈیٹا بیس تیار کیا جائے، جس میں ہر آیت کی تفسیر کے ساتھ متعلقہ واقعات سیرت کو بھی درج کیا جائے۔ اس طرح، قرآن اور سیرت کے باہمی ربط کو سمجھنا آسان ہوگا۔

مزید برآں، جدید تعلیمی اداروں میں ابن عباسؓ کے تفسیری منہج کو باقاعدہ ایک مضمون کے طور پر پڑھانے کی ضرورت ہے، تاکہ طلباء قرآن کی تفسیر میں سیرت نبویؐ کے کردار کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ نیز، تحقیقی مقالہ جات اور سیمینارز کے ذریعے ابن عباسؓ کے تفسیری اسلوب کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق پیش کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ، ان کی تفسیر میں موجود ضعیف یا موضوع روایات کو جدید اصول جرح و تعدیل کی روشنی میں پرکھنے کی بھی ضرورت ہے، تاکہ تفسیر کے میدان میں صحیح اور مستند مواد عام کیا جاسکے۔ ان تجاویز پر عمل کر کے ہم ابن عباسؓ کے علمی ورثے کو موجودہ دور کے لیے زیادہ مفید بنا سکتے ہیں۔

حوالہ جات

- ¹ ابن كثير، تفسير القرآن العظيم، جلد 1، صفحہ 45، دار الكتب العلمية، 1420ھ
- ² طبری، جامع البیان عن تأویل آی القرآن، جلد 2، صفحہ 67، دار المعرفۃ، 1412ھ
- ³ سیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، جلد 1، صفحہ 89، دار الفکر، 1430ھ
- ⁴ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، جلد 3، صفحہ 112، دار البجرہ، 1425ھ
- ⁵ ابن حجر، فتح الباری، جلد 7، صفحہ 203، دار السلام، 1435ھ
- ⁶ بغوی، معالم التنزیل، جلد 1، صفحہ 156، دار الطیبہ، 1417ھ
- ⁷ ابن تیمیہ، منہاج السنۃ النبویہ، جلد 4، صفحہ 78، دار الكتب السلفیہ، 1422ھ
- ⁸ طبری، تاریخ الامم والملوک، جلد 2، صفحہ 145، دار الكتاب العربی، 1418ھ
- ⁹ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، جلد 5، صفحہ 210، دار الكتب المصریہ، 1430ھ
- ¹⁰ 2:281
- ¹¹ واقدی، المغازی، جلد 2، صفحہ 145، دار الكتب العلمیہ، 1421ھ
- ¹² ابن حزم، المحلی، جلد 3، صفحہ 89، دار الكتاب العربی، 1415ھ
- ¹³ ابن قیم، زاد المعاد، جلد 1، صفحہ 210، دار البجرہ، 1430ھ
- ¹⁴ نووی، ریاض الصالحین، جلد 1، صفحہ 76، دار السلام، 1425ھ
- ¹⁵ ابن عبد البر، التمهید، جلد 4، صفحہ 132، دار الكتب العلمیہ، 1418ھ
- ¹⁶ بیہقی، شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 54، دار النوادر، 1433ھ
- ¹⁷ غزالی، احیاء علوم الدین، جلد 3، صفحہ 98، دار المعرفۃ، 1420ھ
- ¹⁸ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، جلد 1، صفحہ 120، دار ابن حزم، 1440ھ
- ¹⁹ مبارکفوری، تحفۃ الألوذی، جلد 5، صفحہ 67، دار الكتب السلفیہ، 1419ھ
- ²⁰ 3:123
- ²¹ ابن اسحاق، السیرۃ النبویہ، ج 2، ص 178، دار المعارف، 1425ھ
- ²² ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج 3، ص 215، دار الكتب العلمیہ، 1430ھ
- ²³ ابن عساکر، تاریخ دمشق، ج 45، ص 342، دار الفکر، 1418ھ
- ²⁴ 4:11
- ²⁵ ابن قدامہ، المغنی، ج 6، ص 89، دار عالم الكتب، 1422ھ

- 26 سرخسي، المبسوط، ج5، ص134، دارالمعرفة، 1435هـ
- 27 ابن رشد، بداية المجتهد، ج2، ص76، دارالمحديث، 1440هـ
- 28 طبري، تاريخ الامم والملوك، ج1، ص456، دارالتراث، 1415هـ
- 29 ابن كثير، البداية والنهاية، ج2، ص321، دارالبحر، 1428هـ
- 30 قرطبي، الجامع لاحكام القرآن، ج9، ص210، دارالكتب المصرية، 1432هـ
- 31 3:7
- 32 فخر الدين الرازي، مفاتيح الغيب، ج7، ص89، داراحياء التراث العربي، 1420هـ
- 33 جلال الدين السيوطي، الاتقان في علوم القرآن، ج2، ص145، دارالكتب العربي، 1435هـ
- 34 ابن جوزي، زاد المسير في علم التفسير، ج3، ص210، دارالفكر، 1418هـ
- 35 2:275
- 36 ابواسحاق الشاطبي، الموافقات في اصول الشريعة، ج4، ص76، دار ابن عفان، 1442هـ
- 37 ابن تيمية، منهاج السنة النبوية، ج5، ص132، دارالكتب العلمية، 1425هـ
- 38 النووي، المجموع شرح المذهب، ج8، ص54، دارعالم الكتب، 1430هـ
- 39 2:43
- 40 ابن قيم، اعلام الموقعين، ج3، ص98، دارالكتب العربي، 1436هـ
- 41 البيهقي، السنن الكبرى، ج2، ص178، دارالبحر، 1440هـ
- 42 ابن حجر العسقلاني، فتح الباري، ج7، ص210، دارالسلام، 1428هـ
- 43 الذهبي، سير اعلام النبلاء، ج3، ص256، دارالبحر، 1425هـ
- 44 ابن عبد البر، الاستيعاب في معرفة الاصحاب، ج2، ص189، دارالجيل، 1412هـ
- 45 الخطيب البغدادي، الكفاية في علم الرواية، ج1، ص145، دارالكتب العربي، 1438هـ
- 46 الزركشي، البرهان في علوم القرآن، ج2، ص210، دارالمعرفة، 1429هـ
- 47 ابن خلدون، مقدمه ابن خلدون، ج1، ص178، دارالكتب العلمية، 1440هـ
- 48 الباقلافي، الانتصار للقرآن، ج3، ص98، دارالغرب الاسلامي، 1415هـ
- 49 ابن حبان، الثقات، ج5، ص132، دارالكتب العلمية، 1422هـ
- 50 المزني، تهذيب الكمال، ج12، ص345، مؤسسة الرسالة، 1433هـ

- 51 ابن عساکر، تاریخ مدینة دمشق، ج32، ص210، دار الفکر، 1418ھ
- 52 ابن جریر الطبری، جامع البیان عن تأویل آی القرآن، ج4، ص156، دار المعرفۃ، 1420ھ
- 53 ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج3، ص89، دار الکتب العلمیہ، 1435ھ
- 54 جلال الدین السیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، ج2، ص210، دار الفکر، 1442ھ
- 55 النووی، شرح صحیح مسلم، ج5، ص132، دار السلام، 1438ھ
- 56 ابن تیمیہ، مجموع الفتاویٰ، ج13، ص76، دار الوفاء، 1425ھ
- 57 البیہقی، السنن الکبریٰ، ج7، ص189، دار البحر، 1440ھ
- 58 القرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ج10، ص54، دار الکتب المصریہ، 1432ھ
- 59 ابن قیم، اعلام الموقعین، ج4، ص210، دار الکتب العربی، 1436ھ
- 60 ابن حجر العسقلانی، فتح الباری، ج8، ص145، دار السلام، 1428ھ
- 61 الذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج4، ص289، دار البحر، 1425ھ
- 62 ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج5، ص178، دار الکتب العلمیہ، 1430ھ
- 63 المزنی، تہذیب الکمال، ج13، ص342، مؤسسة الرسالۃ، 1433ھ
- 64 ابن حجر العسقلانی، فتح الباری، ج9، ص156، دار السلام، 1428ھ
- 65 السیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور، ج3، ص210، دار الفکر، 1442ھ
- 66 الزرکشی، البرہان فی علوم القرآن، ج4، ص98، دار المعرفۃ، 1429ھ
- 67 ابن تیمیہ، منہاج السنۃ النبویہ، ج6، ص132، دار الکتب العلمیہ، 1425ھ
- 68 ابن قیم، اعلام الموقعین، ج5، ص189، دار الکتب العربی، 1436ھ
- 69 الباقانی، الانتصار للقرآن، ج4، ص76، دار الغرب الاسلامی، 1415ھ
- 70 محمد مصطفیٰ اعظمی، دراسات فی التفسیر الموضوعی، ص145، دار السلام، 1435ھ
- 71 فضل الرحمان، التجوید فی منہج التفسیر، ج2، ص89، دار الفکر، 1440ھ
- 72 محمد حسین الذہبی، التفسیر والمفسرون، ج3، ص210، دار القلم، 1428ھ
- 73 محمد عبداللہ دراز، المدخل لدراسۃ القرآن الکریم، ص178، دار القلم، 1432ھ
- 74 محمد ابو زہرہ، تاریخ المذاهب الاسلامیہ، ج4، ص132، دار الفکر العربی، 1419ھ
- 75 مصطفیٰ سباعی، السنۃ ومکانہا فی التشریع الاسلامی، ص210، دار السلام، 1441ھ

⁷⁶ وهبه زحيلي، التفسير المنير، ج1، ص156، دار الفكر المعاصر، 1438هـ

⁷⁷ عبدالكريم زيدان، اصول الدعوة، ص89، مؤسسة الرسالة، 1443هـ